# حوصلہ افزائی کیجئے

## حوصلہ شکنی سے بچیئے

﴿تالیف﴾

**محمد عبدالعزیز غازی**

خطیب

لال مسجد اسلام آباد

# بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ
اَمَّا بَعۡدُ :فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ،بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی : وَالضُّحٰی وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ☆مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیؕ ☆وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَکَ مِنَ الۡاُوۡلیٰ☆ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی☆ ضحیٰ(1.5)

وَقَدۡ قَالَتۡ سَیِّدَۃُ اُمُّ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ خَدِیۡجَۃٌ ؓ .. لِتَشۡجِیۡعِ النَّبِیِّ ﷺ حِیۡنَ ظَھَرَ النَّبِیُّ ﷺ اِضۡطِرَابَہٗ فَقَالَتۡ : وَاللّٰہِ مَا یُخۡزِیۡکَ اللّٰہُ اَبَدًا... اِنَّکَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحۡمِلُ الۡکَلَّ، وَتَکۡسِبُ الۡمَعۡدُوۡمَ، وَتَقۡرِی الضَّیۡفَ ، وَتُعِیۡنُ عَلٰی نَوَائِبِ الۡحَقِّ ... بخاری(۷)

## حوصلہ افزائی کیجئے حوصلہ شکنی سے بچئے

حوصلہ افزائی سے انسانوں کی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔دینی و دنیوی کاموں کو کرنے کا جذبہ خوب بڑھتا ہے۔جبکہ حوصلہ شکنی سے انسانوں کی صلاحیتیں برباد و ضائع ہو جاتی ہیں۔ حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں۔حوصلہ افزائی کا ایک بہت ہی پیارا انداز یہ ہے کہ اپنے سے چھوٹوں کو پیارے القاب سے پکارا جائے۔

## قرآن مجید میں حوصلہ افزائی کے مختلف انداز

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں القابات سے حوصلہ افزائی کرنے کا طریقہ بتلایا ہے۔آپ ﷺ کو مخاطب کیا تو یوں فرمایا:

يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ، يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ ،يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ: اے چادر اوڑھنے والے،اے ہمارے رسول،اے ہمارے نبی۔

انسانوں کوخطاب فرمایاتو فرمایا: يَا بَنِيْ آدَمَ . اے آدم کی اولادانسانوں کوایک جلیل القدر پیغمبرحضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کہہ کرمخاطب فرمایاایمان والوں کوخطاب کیاتو یوں فرمایا:

يَا اَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا:اے ایمان والو!یعنی بندوں سے جواپنا ایمان کاتعلق ہےاس تعلق کی نسبت سے بندوں کومخاطب کیا۔اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے سے چھوٹوں کویعنی ملازمین (ورکروں )،شاگردوں،بچوں کو جب مخاطب کریں تو پیارے القاب یا پیاری نسبت سے مخاطب کریں۔مثلاً طلحہ بیٹے،سعد بیٹے،حسان بیٹے،زینب بیٹی،رقیہ بیٹی،حافظ حسان،حافظ طلحہ،مولانا حسان،مولانا طلحہ وغیرہ نہ یہ کہ یوں کہا جائے:طلحہ،سعد،حسان،زینب،رقیہ۔

بعض لوگ تو یوں کہتے ہیں اوطلحہ کے بچےتم کہاں ہو،اوزینب کی بچی تم کہاں ہوایسے طریقے سے پکارنا مناسب نہیں۔اسی طرح چھوٹوں کومختلف القابات سے پکاریں۔حضرت والد مولانا محمد عبداللہ غازی شہیدؒ جب مجھے بلایا کرتے تو مولانا عبدالعزیز کہہ کر پکارا کرتے جب کہ میں ابھی درجہ ثانیہ کا طالب علم تھا۔

کسی معاملے میں اگر کسی سے کوئی کمی ہو جائے تو قرآن مجید کے اس طرز کو سامنے رکھئے۔اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: عَفَى اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ. اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کومعاف فرمائے کیوں ان کواجازت دیتے ہیں۔اس لئے چھوٹوں سے اگر کوئی غلطی ہوجاءتو یوں کہیں کہ بیٹا بیٹی اللہ آپ کومعاف کرےایسا کیوں کرتے ہو۔اسی طرح اگر محفل یادرسگاہ میں کسی کا سمجھانا ہےتو یہ نہ کہیں ارے فلاں تم نے یوں کیا،تم ایسا کرتے ہو بلکہ آپ ﷺ کا یہ انداز اختیار کریں ”بعض لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسے کام کرتے ہیں“ جولوگ وہ کام کرتے ہوں گے وہ خود سمجھ جائیں گے۔ان کومتعین کر کے یا نام لے کر بات کرنے میں ان کی حوصلہ شکنی ہوگی اس طریقے سے بچنا چاہئے۔

## بڑوں کے لئے اچھے القاب

اپنے والدین دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، ماموں اور دیگر عزیز واقارب جو اپنے سے بڑے ہوں جب ان کو پکاریں تو پیاری نسبت سے پکاریں مثلاً دادا جان، دادی جان جب پیٹھ پیچھے ان کا نام لیں تو یوں کہیں حضرت دادا جان، حضرت دادی جان، حضرت نانا جان، حضرت نانی جان وغیرہ۔

اسی طرح اپنے اساتذہ اور بزرگوں کو پکاریں تو انہیں اچھے القابات سے پکاریں۔ جب پیٹھ پیچھے ان کا ذکر کریں تو اچھے القابات سے ان کا ذکر کریں۔حضرت مولانا عبدالستار صاحب ،حضرت مولانا عبدالقادر صاحب وغیرہ نہ کہ یوں کہیں عبدالقادر صاحب،عبدالستار صاحب۔

آپ ﷺ وقتاً فوقتاً مختلف انداز میں اپنے ساتھیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ان میں ایک طریقہ یہ تھا کہ آپ ﷺ ان کو پیارے القابات سے نوازتے۔آپ نے کسی کو صدیق، کسی کو فاروق، کسی کو سیف اللہ اور کسی کو امین امت جیسے القابات سے نوازا۔آپ ﷺ نے ایک حدیث مبارک میں ارشاد فرمایا۔

**قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَرْحَمُهُمْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَكْرٍ وَ اَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَ اَقْضٰهُمْ عَلِیٌّ** .مسند ابی یعلیٰ (5763)

ترجمہ : میری امت میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابو بکر ہیں۔اللہ کے حکموں کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور سب سے زیادہ سچی حیا والے عثمان ہیں اور سب سے زیادہ بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔

اسی طرح آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کو مختلف القابات سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں کی کمی بیشی معاف فرما دیتے تھے۔

## حوصلہ افزائی کا انوکھا انداز

ایک غزوہ میں آپ ﷺ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا: اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ. مارو میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں۔

آپ ﷺ نے حضرت سعدؓ کو یہ کلمات اس وقت ارشاد فرمائے جبکہ وہ بہت اچھے انداز میں کفار پر تیر برسا رہے تھے۔

## متعلقین کی کمی بیشی پر حسن تعبیر

آپ ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے گھر تشریف فرما تھے اور ان ہی کی باری کا دن تھا۔ آپ کی ایک دوسری بیوی نے کچھ پکا کر خادمہ کے ہاتھ اس بیوی کے گھر روانہ کیا جس میں آپ تشریف فرما تھے۔ جب وہ خادمہ گھر میں داخل ہوئی تو اس بیوی کو غصہ آیا اور اس نے پلیٹ پر ہاتھ مارا تو پلیٹ نیچے جا گری اس میں جو کچھ تھا وہ زمین پر جا گرا اور پلیٹ ٹوٹ گئی۔ آپ ﷺ نے بڑے پیارے انداز میں یوں فرمایا: غَارَتْ اُمُّکُمْ . تمہاری ماں کو غیرت آ گئی یعنی غیرت اس بات پر آئی کہ خدمت کا تو مجھے موقع ملنا چاہئے۔ دوسری بیوی میری خدمت میں کیوں مخل ہو رہی ہے۔ تو دیکھئے کس پیارے انداز میں آپ نے ایک کمی کو اچھی تعبیر دے کر معاملہ رفع دفع فرما دیا۔

اسی طرح ایک جنگ میں صحابہؓ پسپا ہو گئے اور آپ ﷺ کچھ ساتھیوں کے ساتھ تنہا رہ گئے تو صحابہ کرامؓ نے کہا: نَحْنُ فَرَّارُوْنَ ہم تو فرار ہونے والے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: بَلْ اَنْتُمْ عَکَّارُوْنَ. بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔

## حوصلہ شکنی کی بہتات

آج کل عمومی طور پر حوصلہ شکنی کی فضا بنی ہوئی ہے۔ ہر ایک دوسرے کی حوصلہ شکنی کر رہا ہے۔ کوئی اچھا کام کرے تو حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ ذرا سی غلطی ہو جائے تو خوب ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے اور سب کے سامنے خوب رسوا کیا جاتا ہے۔ حوصلہ شکنی کے لئے طنز کا طریقہ بہت عام

ہے۔ دوسرے پر طنز کریں گے اوراس کا دل دکھائیں گے۔ پھر اگر کوئی ساتھی اس سخت طنز پر ناراض ہوجائے تو یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھیں ہم نے تو مذاح کیا تھااور تم تو مذاح کو بھی نہیں سمجھتے۔اس کا مطلب ہے کہ تم سے تو کوئی بات ہی نہ کی جائے۔یعنی پہلے طنز کر کے دوسرے کا دل دکھایا اور جب دوسرے نے محسوس کیا تو دوسرا طنز کیا جارہا ہے کہ تم مذاح کو بھی نہیں سمجھتے اس کا مطلب ہے تم بےوقوف ہو کہ مذاح کونہیں سمجھتے۔ پھر اسی پرنہیں یہ بھی کہا جارہا ہے کہ تم سے تو کوئی بات بھی نہ کرے یہ انتہائی افسوس ناک طریقہ ہے۔

## مزاح کسے کہتے ہیں

مزاح یہ کہ کوئی ایسی دل لگی کی بات کرنا جس سے دوسرے کا دل خوش ہو جائے۔ آپ ﷺ بھی صحابہ کرامؓ کے غموں کو ہلکا کرنے کے لئے کبھی کبھی مزاح فرماتے تھے۔اس لئے بھی مزاح فرماتے تا کہ آپ کی ہیبت جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو ایک خصوصی عطا تھی جو کہ آنے والوں پر طاری ہو جاتی تھی۔آپ ﷺ مزاح فرما کر آنے والوں سے اس خوف کو دور کیا کرتے تھے۔

## آپ ﷺ کے چند مزاح

ایک دیہاتی شخص آیا اور کہا یارسول اللہ مجھے اونٹ دیدے مجھے سواری کی ضرورت ہے آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں اونٹنی کا بچہ دے دیتا ہوں اس نے کہا یارسول اللہ میں اوٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا فرمایا اونٹ بھی تو اوٹنی کا بچہ ہوتا ہے۔سبحان اللہ بات بھی سچی اور ساتھ مزاح بھی فرمایا۔

اسی طرح ایک عورت آئی : یارسول اللہ دعاء کریں میں جنت چلی جاؤں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بوڑھی عورت جنت میں نہیں جائیگی وہ پریشان ہونے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بوڑھی عورتوں کو جوان بنا کر جنت میں بھیجا جائیگا

مزاح میں یہ بھی ضروری ہے کہ مزاح سچ ہواور مزاح کو مختصر رکھا جائے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ مذاح اتنی مقدار میں ہونا چاہئے جتنا آٹے میں نمک اگر مزاح زیادہ بڑھ جائے گا تو یہ

نقصان دہ ہوگا۔اس سے لڑائیاں جنم لیں گیں اور پریشانیاں بڑھیں گیں۔

## مدح اور حوصلہ افزائی میں فرق

پیٹھ پیچھے تو کسی کی مدح جائز ہے لیکن حدیث میں کسی کے سامنے اس کی مدح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔لیکن کسی کے سامنے حوصلہ افزائی کے لئے مختلف طریقے اختیار کرنا جن کا مقصد صرف اور صرف دوسرے کے حوصلے کو بڑھانا ہو یہ جائز ہے۔اس کو اختیار کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔

## بچوں اور چھوٹوں کی حوصلہ افزائی

تمام لوگوں،اساتذہ،والدین اور عزیز واقارب،علماء کرام اور قوم کے بڑوں سے گزارش ہے کہ بچوں اور چھوٹوں کی خوب حوصلہ افزائی کیا کریں۔جب وہ کوئی اچھی بات یا اچھا کام کریں تو ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ان کو اچھے القاب دیں۔ان کی کمی کوتاہیوں پر ان کو پیارے انداز میں سمجھائیں۔بچوں اور چھوٹوں کو سب کے سامنے نہ ڈانٹیں۔ڈانٹنے سے زیادہ حوصلہ افزائی کا انداز اختیار کریں۔بچے کتنا ہی پریشان کریں ان کو بددعائیں نہ دیں بلکہ دعائیں دیں۔

آپ ﷺ نے طائف کے میدان میں پتھروں کی بارش سہہ کر زخموں سے چور ہو کر طائف کے کفار کے لئے بددعا نہ فرمائی بلکہ ان کو دعائیں دیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس قوم کو ہدایت دے یہ ناسمجھ ہیں۔ذرا سوچیں آپ ﷺ کفار کے اس ظلم وستم پر ان کو دعائیں دے رہے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ بھی عرض کر رہے ہیں کہ یا اللہ! یہ ناسمجھ ہیں اس لئے ایسا کر رہے ہیں تو ان کو معاف کردے۔

آج گھروں میں بچوں،چھوٹوں اور خادموں کی کمی کوتاہی پر ان کو سب کے سامنے سخت ڈانٹا جاتا ہے سخت الفاظ میں پکارا جاتا ہے۔بعض اوقات تو بددعائیں دی جاتی ہیں،یہ نامناسب طریقہ ہے۔بچے اور چھوٹے کتنے ہی بڑے ہو جائیں بچے بچے ہی ہوتے ہیں۔اس لئے اگر وہ پریشان کریں یا

کچھ معاملات میں تنگ کریں تو ان کے لئے ہدایت کی دعائیں کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے خوب رو رو کر مانگیں کہ یا اللہ! ان کو نیک بنادے ان کو متقی بنادے ان کو حافظ، عالم، مجاہد بنادے۔

میری والدہ صاحبہ مجھے کہتی تھیں ۔تم بچپن میں عام بچوں کی طرح تنگ نہ کرتے تھے ۔لیکن پھر بھی اگر تم تنگ کرتے بھی تو میں تمہیں دعائیں دیتی کہ اللہ تمہیں عالم بنادے۔

## بچوں اور چھوٹوں کے تنگ کرنے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں

ایک بزرگ فرماتے ہیں: جب مجھ سے کوئی کمی کوتاہی یا اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی ہو جاتی ہے تو میں دیکھتا ہوں کہ میری بیوی بچے یہاں تک کہ میرا گھوڑا میری بات نہیں مانتا۔تو میں فوراً سمجھ جاتا ہوں کہ یقیناً مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے ۔جس کی وجہ سے میرے بیوی بچے میری بات نہیں مان رہے۔ بچے بعض اوقات ہماری ہی کوتاہیوں کی وجہ سے ہماری بات نہیں مانتے۔

اس لئے ایسی صورت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں اور اپنی کمی کوتاہی کی معافی مانگیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے آہ زاری کریں ۔بعض صورتوں میں والدین اور بڑے نیک ہوتے ہیں اور وہ شریعت مطہرہ کی پاسداری کررہے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ان کی اولاد ان کو تنگ کررہی ہوتی ہے ۔ان صورتوں میں اولاد اور چھوٹوں کا تنگ کرنا والدین اور بڑوں کے لئے امتحان وآزمائش ہوتا ہے۔

اس لئے ایسی صورت میں خوب صبر تحمل کا مظاہرہ کریں ۔ یہ سوچیں کہ یہ سب کچھ میرے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہیں اور خوب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر آہ زاری کریں ۔ جب امتحان کا وقت مکمل ہوجائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے بچوں اور چھوٹوں کے دلوں کو اچھائی کی طرف متوجہ کردیں گے ۔اس لئے عادت بنائیں کہ بچوں اور چھوٹوں کی لمحہ بہ لمحہ حوصلہ افزائی کریں ۔ پیارے القاب دیں ان کی نت نئی شرارتوں پر یہ نہ کہیں کہ بڑا شیطان ہے۔ بلکہ یہ کہیں کہ ماشاءاللہ بہت ذہین اور بہت سمجھدار ہے۔

اگر کہیں مجبوراً ڈانٹ ڈپٹ کرنی ہو تو وہ بھی حتی الامکان سب کے سامنے نہ ہو۔اگر

بچے امتحان میں اچھی پوزیشن لیں تو انہیں مختلف انعامات دیں۔مثلاً: دینی کتب خرید کر ان کو ہدیہ کریں اسی طرح جب طلباء وطالبات درسگاہوں وکلاسوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں تو ان کی سب کے سامنے حوصلہ افزائی کریں۔ان کو پیارے القاب سے نوازیں۔ان کو اس انداز سے دعائیں دیں ''بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ عَمَلِکَ ، وَ فِیْ جُھْدِکَ ، وَ فِیْ سَعْیِکَ '' ۔ ایسے ہی ان کی کاپیاں چیک کریں اور اگر انہوں نے اپنا کام اچھے انداز میں کیا ہو تو کاپیوں پر ﴿بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ عَمَلِکَ ، مَاشَاءَ اللّٰہُ جُھْدُکَ مُمْتَازٌ﴾ ﴿مَاشَاءَ اللّٰہُ سَعْیُکَ جَیِّدٌ جِدًّا﴾ ﴿مَاشَاءَ اللّٰہُ سَعْیُکَ جَیِّدٌ﴾ ﴿عَفَی اللّٰہُ عَنْکَ ، سَعْیُکَ مَقْبُوْلٌ ، کَیْفِیَّتُکَ مَقْبُوْلَۃٌ﴾ وغیرہ جیسے دعائیہ ومغفرت کے کلمات لکھیں۔

## بچوں اور چھوٹوں کے اچھے کام کرنے پر دعائیں دیں

اچھا کام کرنے پر بچوں کو مختلف دعائیں دیں مثلاً: اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے علم میں اضافہ کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری کوششوں کو قبول کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری زندگی دراز کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری دنیا وآخرت سنوار دے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں نصیب فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں علم کا سمندر بنادے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے علم سے امت کو نفع پہنچائے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں اپنا عاشق بنادے۔

## غلطی ہو جانے پر بچوں اور چھوٹوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں

چاہے بچے اور چھوٹے کتنے بڑے ہی کیوں نہ ہو جائیں بچوں سے وقتاً فوقتاً غلطیاں ہوتی رہتی ہیں۔اس لئے جب بچوں سے غلطیاں ہوں تو ان کو برا بھلا کہنے کی بجائے ان کو دعائیں دیں۔جیسے کہ آنحضور ﷺ نے کفار کو دعائیں دیں۔اس کے لئے مختلف الفاظ استعمال کئے جاسکتے ہیں۔مثلاً: اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی مغفرت کرے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں معاف فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہاری خطا درگزر کرے اور اس پریشانی کو میرے لئے باعث مغفرت اور درجات کی

بلندی کا ذریعہ بنائے، اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں معاف کرے اور تمہیں عالم بنائے۔

## حوصلہ افزائی میں بخل نہ کریں

آج کل عام طور پر ہر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا اور وہ یہ کہتا ہے کہ ہم نے اس کی حوصلہ افزائی کی تو یہ بگڑ جائے گا۔ اس لئے عام طور پر آج کل ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی اور اس میں انتہائی بخل سے کام لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام ہمیں حوصلہ افزائی کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آج غیر مسلموں نے حوصلہ افزائی کا طریقہ اختیار کرلیا کہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں میں ایک دوسرے کی بہت زیادہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اپنے مخالف کے اچھے کام پر اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اس کو داد دیتے ہیں جبکہ ہمارے ہاں حوصلہ افزائی کا انتہائی فقدان پایا جاتا ہے۔ اس لئے گذارش ہے کہ ہم سب ایک دوسرے کی خوب حوصلہ افزائی کریں اور یہ سوچنا کہ حوصلہ افزائی سے دوسرا بگڑ جائے گا یہ غلط سوچ ہے۔

آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ ہم اپنے چھوٹوں کی خوب حوصلہ افزائی کریں۔ ان کی غلطیوں سے صرف نظر کریں اور ان کی غلطیوں کو مناسب تعبیر دے کر حوصلہ شکنی کو کم کریں۔ اگر غلطیوں پر کہیں تنبیہ کرنی پڑ جائے تو پھر شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے تنبیہ کی جانی چاہئے نہ کہ وقتی طور پر اپنا غصہ اتارنا مقصود ہو۔ اور کہا یہ جائے ہم تو اصلاح کر رہے ہیں۔

## شوہر کی حوصلہ افزائی

شوہر عورتوں کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ شوہر سارا دن معاش کے حوالے سے ہزاروں میدانوں میں قسماقسم کی تکالیف دکھ و پریشانیاں برداشت کرتے ہیں۔ مختلف لوگوں کی مختلف جھڑکیں برداشت کرکے پیسہ کماتے ہیں۔ اسے بیوی بچوں پر خرچ کرتے ہیں اور اسی کے ذریعے ہی بیوی کی ناز برداریاں پوری کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ عمومی طور پر دنیا میں ہر انسان میں اچھی صفات کے ساتھ کچھ کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ شوہروں کی صفات اور

قربانیوں پر نظر رکھیں نہ کہ کمزوریوں پر نظر رکھیں ہر وقت کوستی رہتی ہیں جیسا کہ عام طور پر عورتوں کی عادت ہے۔شوہر کی قربانیوں پر مختلف انداز سے اس کی حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔اس کو دعائیں دیں۔

مثلاً یوں کہیں: آپ ہماری خاطر بہت تکلیف برداشت کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو بہت جزائے خیر عطا فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو دنیا وآخرت کی بلندیاں نصیب فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے۔جب شوہر کوئی چیز گھر میں لائے تو شوہر کو جزاک اللہ کہیں۔

## اس گھر میں، میں نے بھلائی نہیں دیکھی

عمومی طور پر عورتوں کا مزاج یہ ہے کہ ان سے ایک طویل عرصے تک اچھا سلوک کرو اور ان کی زندگی کی ہر ضرورت پوری کرو لیکن کسی دن اگر کوئی کمی دیکھیں گی تو فوراً کہہ دیں گیں۔میں نے تو کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں ہے۔نہ ہی میرے شوہر کے اندر کوئی اچھائی ہے۔میری زندگی تو اس نے برباد کر دی ہے۔اس گھر میں سوائے چند کپڑوں چند برتنوں اور چند جوتوں کے علاوہ ہے ہی کیا۔یہ ایک افسوسناک طریقہ ہے۔ نیک صالحہ متقیہ عورتوں کو یہ روش نہیں اختیار کرنی چاہیئے بلکہ جو کچھ میسر آجائے اس پر قناعت کر لینی چاہیئے ۔شوہر سے اگر کوئی کمی کوتاہی ہو جائے تو اس کو معاف کر دینا چاہیئے۔

## شوہر کی حوصلہ شکنی نہ کریں

عورتوں کی عام طور پر عادت یہ ہے کہ شوہر صبح سے شام معاشی سلسلے میں جب تھک ہار کر گھر لوٹتا ہے تو آنے پر عورتیں فوراً پوچھتیں ہیں کہ آپ فلاں چیز لے کر آئے ہیں یا نہیں۔شوہر جواب دیتا ہے کہ میرے پاس پیسے نہ تھے یا میں بھول گیا۔تو عورتیں ایک ہنگامہ کھڑا کر دیتی ہیں۔ شوہر کو کوسنا شروع کر دیتی ہیں۔یہاں تک کہ بعض عورتیں تو رونا دھونا شروع کر دیتی ہیں۔یہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے۔

اسی طرح بعض اوقات شوہر تھکا ہوا ہوتا ہے یا معاشی مسائل میں پریشان ہوتا ہے۔

عورتوں کے مطالبے پر وہ غلطی سے سخت الفاظ کہہ دیتا ہے۔تب بھی عورتیں ایک ہنگامہ کھڑا کردیتی ہیں۔ مجھے ایسے الفاظ کیوں کہے۔ میری اس گھر میں کوئی اہمیت ہی نہیں۔ یہ گھر میرا تو ہے ہی نہیں۔ یہ طریقہ بھی انتہائی نامناسب ہے۔ اس لئے عورتوں سے گذارش ہے کہ وہ ازواج مطہرات وصحابیات کی زندگیوں کو سامنے رکھیں۔

ان کی زندگیاں کیسی قناعت اور صبر وتحمل والی تھیں۔کئی کئی مہینے گذر جاتے لیکن گھروں میں آگ نہ جلتی تھی۔ان کے گھر مٹی کے بنے ہوئے ہوتے تھے۔گھروں میں کھجور کے پتوں کی بنی چٹائیاں بچھی ہوتی تھیں۔آج عمومی طور پر گھروں میں نعمتوں کے انبار لگے ہوئے ہیں۔کپڑے ،جوتے اور خورد ونوش اور دیگر آسائش زندگی کے گھروں میں انبار لگے ہوئے ہیں۔اس کے باوجود نت نئی چیزوں کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔گھر میں کوئی مہمان آجائے خصوصاً عورت کے رشتہ دار تو شوہر سے لیکن اگر وہ اپنی کسی مجبوری کا اظہار کریں اور کوئی عذر پیش کریں تو عورتوں کو ان کا عذر قبول کرنا چاہئے اور اس پر اصرار نہیں کرنا چاہئے۔عربی کا موقولہ ہے۔

وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ: شریف لوگ عذر قبول کرتے ہیں۔اس لئے مستورات کو چاہئے کہ وہ اپنی اور بچوں کی زندگیوں کو سادہ بنائیں۔گھروں کی بود باش سادہ ہو۔کپڑوں کی کچھ مقدار متعین کر کے مختصر کپڑے رکھیں ،مختصر جوتے رکھیں۔اور کھانے پینے کے اندر بھی سادگی وقناعت اختیار کریں۔ جو مل جائے اس پر صبر کریں۔شوہروں سے بہت زیادہ چیزوں کی امیدیں رکھنا مسائل کو جنم دیتا ہے۔بغیر ناراضگی وجھگڑے کے جتنا کچھ مل جائے اسی پر صبر کریں۔شوہر کا وقتاً فوقتاً شکریہ ادا کریں۔ اسکا حوصلہ بڑھائیں اور دعائیہ کلمات کے ذریعے بھی شوہر کا حوصلہ بڑھائیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی محنتوں کو قبول فرمائے۔اللہ تبارک وتعالی آپ کو خوب خوب اجر نصیب فرمائے۔اللہ تبارک وتعالی آپ کو ڈھیر ساری خوشیاں نصیب فرمائے اور اگر شوہر سے غلطی ہو جائے تو شوہر سے یہ کہیں کہ اللہ تبارک وتعالی آپ کو معاف فرمائے ،اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ،اللہ تبارک وتعالی آپ کی پریشانیاں دور فرمائے۔

## دنیا تکلیفوں کی جگہ ہے

زندگی کے طویل سفر میں جہاں خوشیوں کے مواقع آتے ہیں وہیں پریشانیاں وغم بھی آتے ہیں۔ بلکہ زندگی کے سفر میں پریشانیاں بہت ہی زیادہ ہیں اور خوشیاں بہت کم ہیں۔خوشیاں اتنی ہوتی ہیں جتنا کہ آٹے کے اندر نمک یا خوشیوں کے لمحات کی مقدار زندگی میں اتنی ہوتی ہے جتنا کہ پتھروں میں سونے کی مقدار ہوتی ہے ۔یعنی خوشیاں انتہائی کم ہوتی ہیں اور پریشانیوں کے لمحات زندگی میں بہت زیادہ ہیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ یَـــا اَیُّھَـــا الْاِنْسَـــانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ. انشقاق(6)

**ترجمہ :** اے انسان تو اپنے پروردگار کے پاس پہنچنے تک مسلسل کسی محنت میں لگا رہے گا یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملے گا۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہ دنیا تکالیف و پریشانیوں کی جگہ ہے۔خصوصاً ان لوگون کے لئے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیارے ہوں ۔بعض اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایسے پیارے ہوتے ہیں جن کی ظاہری وضع قطع اور اعمال اللہ تبارک وتعالیٰ کے پیاروں جیسے نہیں ہوتے لیکن وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیارے ہوتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مستقبل میں ان سے کوئی عظیم کام لینا ہوتا ہے ۔آخرت کے اعتبار سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے لئے بلند درجات رکھے ہوتے ہیں ۔اس لئے ایسے لوگون پر بھی سخت تکالیف آتی ہیں اور قدم قدم پر ان کی آرزؤں اور تمنّاؤں کا خون کرایا جاتا ہے۔

## اگر شوہر پریشانی کا اظہار کرے

دنیا چونکہ پریشانیوں اور دکھوں کی جگہ ہے اس لئے قدم قدم پر پریشانیوں کا آنا ایک اٹل بات ہے قسما قسم کی ہزاروں پریشانیاں زندگی میں آئیں گی ۔اس لئے اگر شوہر اپنی کسی پریشانی کا اظہار کرے تو اس کو حوصلہ دینے کی کوشش کریں ۔اس کا حوصلہ نہ توڑیں ۔بعض اوقات شوہر یہ کہتا ہے کہ میری زندگی کو خطرہ ہے اور میں بہت پریشان ہوں تو بعض عورتیں حوصلہ دینے کے

بجائے اس کو اور پریشان کر دیتی ہیں۔ پھر میرا کیا بنے ،گا بچوں کا کیا بنے گا رونا شروع کر دیتی ہیں ۔اس طریقے سے شوہر کو باہر کی پریشانی کے ساتھ اندر کی پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے۔عورتوں کو چاہئے کہ حالات کتنے ہی پریشان کن کیوں نہ ہوں اپنے شوہروں کو حوصلہ دیں۔ان سے کہیں کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔اللہ تبارک وتعالیٰ کو سارے دشمنوں کا پتہ ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں۔:قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِکُمْ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا وَّکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا۔ نساء(45)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ دوستی کے لئے کافی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہی مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔

اس لئے پریشان نہ ہوں حوصلہ کریں صلوۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگیں میں بھی دعا کروں گی۔ بچوں سے بھی دعا کرواؤں گی۔اللہ تبارک وتعالیٰ خیر فرمائے گا۔ یا یوں کہیں! مقدر میں جو نفع نقصان لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔اس کے بغیر دنیا میں کسی کو جرأت نہیں کہ ہمیں ذرا سی تکلیف بھی پہنچا سکے اور مقدر میں جو لکھا ہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے لکھا ہے۔اللہ تبارک و تعالیٰ جو کچھ مقدر میں لکھتے ہیں وہ بہتر ہی لکھتے ہیں۔اور شوہر سے کہیں کہ وہ یہ چند آیتیں اور ان کا ترجمہ اپنے ذہن میں رکھیں ان سے آپ کی پریشانی ہلکی ہو جائے گی۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْ شَیْئًا وَّ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَ ھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْن . بقرہ(216)

ترجمہ : ممکن ہے ایک چیز کو تم ناپسند کرو وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور یہ بھی ممکن ہے ایک چیز کو تم پسند کرو اور وہ تمہارے لئے اچھی نہ ہو اللہ تبارک وتعالیٰ جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلَانَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. توبہ(51)

ترجمہ آیت مبارک: آپ کہہ دیجئے ہمیں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دی ہو۔ وہ ہمارا دوست ہے اور چاہئے کہ ایمان والے اللہ پر توکل کریں۔

**قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : آلم اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُتْرَكُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ☆ وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ.** عنکبوت (1.2)

ترجمہ : کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی اور تحقیق ہم نے پہلوں کو آزمایا اور اللہ تبارک وتعالی ان لوگوں کو ظاہر کر دیں گے جو سچے ہیں اور ان لوگوں کو بھی ظاہر کریں گے جو جھوٹے ہیں۔

شوہر سے کہیں کہ وہ ان آیات کو سامنے رکھے اور آپ ﷺ کی تکالیف کو سامنے رکھے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچے کہ اس سے بڑھ کر بھی تو تکالیف آ سکتی تھیں۔ اس سے بڑھ کر بھی تو لوگوں پر تکلیفیں آ رہی ہیں۔ ہم سے زیادہ پریشان حال اور غم زدہ لوگ بھی موجود ہیں۔

## اماں جان حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سنت زندہ کرو

آنحضور ﷺ غار حرا میں عبادت فرما رہے تھے کہ حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور آپ سے کہا **اِقْــــرَأْ** آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور اس زور سے دبایا کہ آپ ﷺ کی تکلیف انتہا کو پہنچ گئی۔ اسی طرح تین مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ عمل فرمایا اور پھر قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ مجھے چادر اوڑھا دو۔ جب آپ ﷺ کا کچھ خوف دور ہوا تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ : **وَاللّٰــــهِ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِىْ** ۔ اللہ کی قسم مجھے اپنی جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بڑے پیارے انداز میں آپ ﷺ کو حوصلہ دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَلَّا، وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا۔ پھر آپ ﷺ کی پانچ خصوصی صفات گنوائیں۔

اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَ تَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ ، وَ تَقْرِى الضَّيْفَ ، وَ تُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ . بخاری(7)

ترجمہ : بے شک آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور ان لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں جو اپنا بوجھ خود نہ اٹھا سکیں اور آپ فقیروں کو عطا کرتے ہیں اور مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق سچ کے راستے پر چلنے والوں پر جب تکالیف آئیں تو آپ ان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ نے فرمایا: میرے محبوب اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو کیسے رسوا کرسکتا ہے۔ آپ اتنی عظیم صفات کے مالک ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عورتوں کو اپنے شوہروں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔ ان کے اچھے کاموں پر ان کو داد دینی چاہئے۔ بعض عورتیں یہ کہیں گیں کہ کہاں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی صفات اور کہاں ہمارے شوہر۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ آپ ﷺ کا مقام اگر بہت بلند تھا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقام بھی بحیثیت بیوی اسی تناسب سے تھا۔ اگر آپ کا شوہر کم صفات والا ہے تو اسی درجے میں آپکی صفات بھی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا والی نہیں۔ اس لئے جیسا بھی شوہر مل جائے اس کو غنیمت جانیں۔ اس کے اچھے کاموں پر اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

## حوصلہ شکنی کا ایک انداز اور بہت ہی نقصان دہ چیز

بعض عورتیں شوہر کے سامنے تو اس کی کمی کوتاہی پر کچھ نہیں کہتیں لیکن اپنی والدہ اور عزیز و اقارب اور دوسری عورتوں کے سامنے اپنے شوہر کی برائیاں بیان کرتی ہیں۔ جس سے ایک نقصان تو یہ ہوتا ہے کہ جب شوہر کو یہ ساری باتیں مختلف ذرائع سے پہنچتی ہیں تو اس کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اور اس کی توجہ گھر کی طرف کم ہوجاتی ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ عزیز و اقارب و دیگر لوگوں کے دلوں میں اس کے شوہر کی وقعت کم ہوجاتی ہے۔ جس کا نقصان شوہر کو تو ہوتا ہی ہے اس کے ساتھ عورت کو بھی پہنچتا ہے

اسطرح کہ سارے خاندان والے اسکی طرح طرح کی غلطیوں کو سن سن کر اسکے شوہر سے بدظن ہو جاتے ہیں اور پھر اسکے شوہر کا احترام نہیں کرتے اس پر پھر بیوی پریشان ہو جاتی ہے کہ میرے شوہر کا میرے خاندان والے احترام نہیں کرتے۔اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ اگر شوہر کی طرف سے کچھ کمی کوتاہی ہو بھی رہی ہے تو ہمت وحوصلے اور صبر سے کام لیں اور برداشت کریں۔اگر کبھی بہت دکھی ہو جائیں تو کسی سے ذکر کرنے کے بجائے کسی علیحدہ مقام پر بیٹھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنا دکھ سنا دیں اور اس کے سامنے خوب روئیں۔اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے پاس سارے دکھوں کا علاج ہے۔سب کے دل اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔وہی دلوں میں محبت اور سختی کی کیفیات کو ڈالتا ہے

## بیوی کی حوصلہ افزائی

بیوی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ بیوی ایک بہت بڑی قربانی کرتی ہے کہ وہ اپنا دیس،عزیز واقارب، والدین، بہن بھائی، پیارا گھر جن سب کے ساتھ اس کی یادیں وابستہ ہوتی ہیں وہ ان سب کو چھوڑ کر شوہر کے گھر آجاتی ہے۔ یہ اس کی عظیم قربانی ہے۔شوہر سوچے کہ اگر یہ قربانی مجھے کرنا ہوتی تو میرے دل پر کیا گزرتی۔اس لئے بیوی کی قربانیوں اور صفات پر نظر رکھیں اور زندگی کے ہر موڑ پر اس کا حوصلہ بڑھائیں۔اس کو دعائیں دیں اور اس سے جو کمی کوتاہی ہو جائے یا اس سے کوئی دکھ پہنچے تو صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں اور اسے معاف کر دیں۔

## کھانا پیش کرے تو حوصلہ افزائی کریں

عورتیں کئی گھنٹے بڑی محنت کر کے اور تکلیف اٹھا کر کھانا تیار کرتی ہیں۔کھانا دسترخوان پر لگاتی ہیں۔ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ اکثر مرد ایسے موقعوں پر عورت کی کوئی حوصلہ افزائی نہیں کرتے۔نہ ہی عورت کو دعائیں دیتے ہیں بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان ہونے کے ناطے کھانا بنانے یا لگانے میں کمی رہ جاتی ہے تو بہت سارے مرد حضرات اسی ایک نقطے کو اٹھا لیتے ہیں اور ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں کہ کیسا کھانا پکایا ہے مرچیں تیز ہوگئی ہیں فلاں چیز نہیں پکائی فلاں چیز دسترخوان پر

نہیں رکھی، تو یہ نامناسب طریقہ ہے۔ آپ ﷺ کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو اگر پسند آتا تو کھا لیتے پسند نہ آتا تو تھوڑا سا کھا کر چھوڑ دیتے اور فرماتے کہ اور طبیعت نہیں چاہ رہی۔

اس لیئے ہمیں بھی کھانے میں خامیاں نہیں نکالنی چاہیے، زیادہ مکالے نہیں کرنے چاہیے۔ حالانکہ یہ بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ انسان ہونے کے ناطے انسان جو بھی چیز تیار کرتا ہے یا جو کام بھی کرتا ہے وہ قطعاً سو فیصد صحیح نہیں ہوتا اور اس میں یقیناً بہت سے زاویوں سے کافی ساری خامیاں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے عقلمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ انسان اچھی باتوں کو سامنے رکھے اور محنت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرے۔ سب کے سامنے یہ کہنا کہ یہ کیسا کھانا بنایا ہے۔ یہ کیسی روٹی پکائی ہے تمہیں کھانا پکانا نہیں آتا تم انتہائی نکھٹو ہو والدین نے کھانا بنانا نہیں سکھایا۔ اس طرح کی باتیں اسلامی تعلیمات کے خلاف ہیں۔ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالا جائے۔ کھانا پسند آئے تو کھا لیا جائے۔ پسند نہ آئے تو کوئی مناسب بہانہ بنا کر تھوڑا کھا لیا جائے کہ آج کھانے کو طبیعت نہیں چاہ رہی یا نہ کھایا جائے۔ اس لئے مردوں کو چاہئے کہ جب کھانا سامنے آئے تو مستورات کو دعا دیں اور تعریفی کلمات کہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں اس کا بہت اجر دے تمہاری دنیا و آخرت کو سنوار دے۔ تمہیں دنیا و آخرت میں ڈھیر ساری خوشیاں نصیب فرمائے ۔ اسی طرح گھر کے اور کاموں کے کرنے پر بھی ان کی حوصلہ افزائی کرے۔ مثلاً اگر انہوں نے محنت سے صفائی کی ہے کپڑے دھو کر تیار کر کے رکھے ہیں۔ گھر کی سیٹنگ اچھی کی ہے غرض جو بھی گھر میں اچھے کام دیکھیں تو مختلف انداز میں ان کا حوصلہ بڑھائیں۔ مثلاً ان کو دعائیں دے کر ان کا حوصلہ بڑھائیں یا ﴿جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً فِیْ الدَّارَیْنِ﴾ ﴿بَارَکَ اللّٰہ فِیْ جُھُوْدِکَ﴾ کہیں۔

## اہم بات

شادی کے بعد عمومی طور پر یہ ذہنوں میں بیٹھا ہوتا ہے کہ عورت کی ذمہ داری ہے اور اس پر یہ فرض ہے کہ وہ شوہر کے والدین اور خاندان کی خوب خدمت کرے۔ اسی سوچ کی وجہ سے

جب بیوی سے والدین کی خدمت میں کوئی کمی کوتاہی ہوتی ہے تو ساس اور سسر اس بات کو محسوس کرتے ہیں اور اس کا ذکر اپنے بیٹے سے کرتے ہیں۔ اس طرح مسئلہ دن بدن بگڑتا چلا جاتا ہے۔ اس بارے میں عرض ہے کہ یہ بات ذہن میں رہے کہ شریعت مطہرہ نے بیوی کے اوپر یہ فرض قرار نہیں دیا کہ وہ ساس سسر اور دیگر سسرالیوں کی خدمت کرے۔ ہاں اخلاقی طور پر اسے اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ وہ سسرالیوں کی خدمت کرے لیکن یہ اس کے ذمہ فرض بالکل نہیں بلکہ یہ اس کا سسرالیوں پر احسان ہے۔ اس لئے جب بیوی والدین وغیرہ کی خدمت کرے تو اس بات پر شوہر کو بیوی کا انتہائی شکرگزار ہونا چاہئے اور اس کو خوب دعائیں دینی چاہئے۔ اس کا حوصلہ بڑھانا چاہئے نہ یہ کہ ذرا سی کمی کوتاہی پر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا جائے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں معاشرے میں عام طور پر مروج ہے۔

## صبر کا اہم درجہ

صبر کا ایک اہم درجہ یہ ہے کہ جب کسی کے کام یا بات سے تکلیف پہنچے تو انسان خاموشی سے اس کو سہہ جائے۔ دوسرے آدمی پر اس کا اظہار بھی نہ کرے کہ تمہارے اس کام یا بات سے مجھے تکلیف پہنچی ہے۔ اس لئے جب گھر آئیں گھر میں داخل ہو کر طبیعت کے خلاف کوئی کام دیکھیں یا بات سنیں تو اس کو خوب تحمل سے برداشت کریں۔ یہ سوچیں کہ یہ سب کچھ میرے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔ بعض اوقات بعض نیک لوگوں کو اللہ ایسی بیویاں دیتا ہے جو طبیعت کی کچھ سخت ہوتی ہیں یا کام کرنے میں کچھ بے سلیقہ سی ہوتی ہیں۔ لیکن بزرگ فرماتے ہیں کہ ایسی بیویاں انتہائی کھری ہوتی ہیں جو بات دل میں ہو وہ کہہ جاتی ہیں۔ اس لئے ایسی بیویوں کی صفات پر نظر رہنی چاہئے نہ کہ کمزوریوں پر۔

## آئمہ حضرات کی حوصلہ افزائی

عمومی طور پر مساجد میں آئمہ حضرات کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ وہ کتنے ہی اچھے کام کر

لیں ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ کسی دن ان سے نماز میں تاخیر ہوگئی یا کوئی اوغلطی ہوجائے تو بہت سارے لوگ ایک مسئلہ کھڑا کر دیتے ہیں بلکہ بعض اوقات بعض نمازی فوراً کھڑے ہوجاتے ہیں اور سب کے سامنے آئمہ حضرات کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں جو کہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے۔
آئمہ حضرات بھی انسان ہوتے ہیں ان کے ساتھ بھی ہزاروں بشری تقاضے لگے ہوتے ہیں۔
اس وجہ سے ان سے مختلف امور کی انجام دہی میں یقیناً کچھ کمی کوتاہی ہوسکتی ہے۔ نمازی حضرات کو چاہیے کہ وہ مجموعی طور پر آئمہ حضرات کے کاموں کا موازنہ کریں اگر ان میں صفات زیادہ نظر آئیں اور کمزوریاں تھوڑی ہوں تو ایسے آئمہ کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے اور ان کی کمی کوتاہیوں سے صرفِ نظر کر دینا چاہئے۔

علماء کرام بڑی قربانی کرتے ہیں کہ بہت تھوڑی تنخواہوں میں گذارہ کرتے ہیں۔ لوگوں کے دین کا رشتہ محمد عربی ﷺ سے جوڑنے میں لگے رہتے ہیں۔ ان کو جنت و دوزخ کی باتیں بتابتا کر ان کے اندر آخرت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے علماء کرام کی قدر کیجئے اور ان کی صفات پر نظر رکھئے۔ وقتاً فوقتاً ان کے کاموں پر ان کو دعائیں دیجئے ان کا شکریہ ادا کیجئے اور ان کو جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْراً فِیْ الدَّارَیْن کہئے۔ نہ یہ کہ مختلف طریقوں سے ان کی حوصلہ شکنی کریں۔

## ایک فائدہ منداصول

زندگی کے سفر میں ایک اہم فائدہ منداصول وضابطہ ذہن نشین کرلیں کہ آپ نے جس انسان کو بھی پرکھنا ہے اس اصول وضابطے پر پرکھئے اگر اس میں اچھی صفات اور خوبیاں زیادہ اور کمزوریاں تھوڑی ہیں تو اس کو خندہ پیشانی سے قبول کرلیجئے۔ اگر اس کی صفات بہت تھوڑی ہیں اور کمزوریاں بہت زیادہ ہیں تو یقیناً ایسے انسان سے معاملات زندگی منقطع کیے جاسکتے ہیں۔ اس لئے کہ دنیا میں سوائے انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام وصحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے کوئی انسان سو فیصد کامل نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک انسان میں صفات کے ساتھ کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اس لئے سو فیصد اچھی بیوی اچھا شوہر اچھی اولاد اچھے شاگرد اچھے دوست اچھے اساتذہ اچھا عملہ تلاش کرنے والے ہمیشہ

ناکام رہتے ہیں ۔ان کو ایسے سو فیصد درست لوگ نہیں مل پاتے ۔ وہ زندگی کے بہت سارے امور کی انجام دہی سے قاصر رہتے ہیں ۔

دنیا ایک طویل سفر و مسافر خانہ کی مانند ہے۔سفر کے اندر یا مسافر خانے میں جو گزارے کی چیزیں مل جائیں انہی پر اکتفا کیا جاتا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ گھر جا کر اچھی چیزیں مل جائیں گی اسی طرح ذہن میں رہے کہ دنیا کے سفر اور اس مسافر خانے میں آپ کو نہ سو فیصد چیزیں اور نہ ہی لوگ ملیں گے۔ اس لئے آپ کو یہاں پر جیسے بھی گذارے کی چیزیں مل جائیں اور گذارے کے لوگ مل جائیں انہی کو غنیمت جانیں ۔گزارے کا شوہر،گزارے کی بیوی،گزارے کے دوست،گزارے کی سہیلیاں اور گزارے کے ملازم،گزارے کے شاگرد بس ان ہی سے گزارہ کریں۔ جنت کی فکر کریں کہ جنت جا کر سو فیصد ہی نہیں بلکہ کڑور فیصد سے بھی زیادہ صفات والی چیزیں اور لوگ مل جائیں گے۔

بعض اوقات بعض لوگوں کو بے ڈھنگے لوگ مل جاتے ہیں ۔ وہ قدم قدم پر ایسے کام کرتے ہیں جن سے انسان پریشان ہوتا ہے اور ٹوٹ کر رہ جاتا ہے ایسی صورتوں میں بھی انسان کو پریشان نہیں ہونا چاہئے بلکہ سوچنا چاہئے کہ ممکن ہے یہ ساری صورت میرے رب کریم نے میرے لئے مقدر کی ہو کہ میں قدم قدم پر ان لوگوں کے بے ڈھنگے پن سے پریشان رہوں اور صبر کروں تا کہ میرے درجات بلند ہوں اور میرے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

## نمازیوں کی حوصلہ افزائی

علماء کرام کو چاہئے کہ وہ نمازی حضرات کے ساتھ انتہائی شفقت اور پیار و محبت کا معاملہ رکھیں ۔صبح شام درس حدیث و درس قرآن دے کر ان کے ایمان میں اضافہ کریں ۔ان کے لئے تعلیم بالغان کے ادارے کھولیں ۔انہیں مختلف کورس کروائیں ۔ان کی کمی کوتاہیوں سے صرف نظر کریں ۔آپ ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھیں کس طرح دیہاتی و بدو آپ کے پاس آتے اور کس سخت انداز میں گفتگو کرتے ۔

بعض اوقات تو یہ بھی ہوا کہ ایک دیہاتی بدو نے آ کر آپ ﷺ کے گلے میں کپڑا ڈالا اور

اس کو بل دے کر اپنی جانب کھینچا تو آپ ﷺ کی گردن مبارک پر چادر کے نشان پڑ گئے۔ اس بدو نے مطالبہ کیا کہ آپ بیت المال سے مجھے اتنا مال دیجئے اور اسکے ساتھ ساتھ سخت بدتمیزی بھی کی۔ اس انتہائی بدتمیزی پر آپ ﷺ مسکرا دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جو کچھ مانگتا ہے اس کو دے دو۔

علماء کرام آپ ﷺ کی زندگی کے یہ عظیم پہلو کو سامنے رکھیں اور نمازیوں کی کڑوی کسیلی اور بے ڈھنگی باتوں کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کریں۔ ان چیزوں کو اپنی مغفرت اور درجات کی بلندی کا ذریعہ سمجھیں۔ لوگوں کے اندر دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں۔ ان کے مختلف دینی کاموں پر ان کا خوب حوصلہ بڑھائیں ان کو دعائیں دیں اگر وہ تکلیف دیں تو طائف کا واقعہ یاد کر کے ان نمازیوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں اور ان کے لئے ہدایت کی دعا مانگیں اور سوچیں کہ ناسمجھ لوگ ہیں ان کو علماء کی قدر و منزلت کا پتہ نہیں جس طرح طائف والے ناسمجھ تھے۔

## تنظیم کے ساتھیوں کی حوصلہ افزائی

تنظیموں کے رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مختلف کوششوں اور قربانیوں پر ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کو اچھے القاب سے نوازیں۔ بعض تنظیموں کے رہنما اپنے ساتھیوں کو برے القابات اور برے انداز سے یاد کرتے ہیں جو کہ ایک نامناسب طریقہ ہے اس سے حوصلے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور کام کرنے کا جذبہ سرد پڑ جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھیئے۔ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کی کس پیارے انداز سے حوصلہ افزائی اور پیارے القابات سے نوازتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ایک ساتھی سے کہہ رہے ہیں '' اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ '' تیر برساؤ میرے ماں باپ تم پر قربان۔

ساتھیوں کی کمی کوتاہی پر آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے ایک غزوہ میں پسپا ہونے پر '' نَحْنُ فَرَّارُوْنَ '' کہا کہ ہم تو فرار ہونے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے کیسے دل جوئی فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا '' بَلْ اَنْتُمْ عَکَّارُوْنَ '' نہیں تم تو پلٹ

کر حملہ کرنے والے ہو۔

## اساتذہ کی حوصلہ افزائی

طلباء و طالبات کو چاہئے کہ وہ اپنے اساتذہ ومعلمات کی صفات پر نظر رکھیں ۔ان کی قربانیوں اور مجاہدوں پر ان کی حوصلہ افزائی کریں ۔اس طرح ان کے سامنے اور پیٹھ پیچھے ان کو دعائیں دیں ۔اس طرح کہ استاذ جی اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو بہت اجر عطا فرمائے اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی محنتوں کو قبول فرمائے اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے علم وعمل میں اضافہ فرمائے اللہ پاک آپ کے انداز بیان میں اور حسن پیدا کرے۔

اساتذہ کی حوصلہ شکنی سے بچیں کہ ان کے سامنے سبق میں بیٹھے ہوئے ہیں توجہ کہیں اور ہے۔اسی طرح بعض طلبہ یہ بھی کرتے ہیں کہ سبق ایک استاد کا ہو رہا ہے لیکن وہ چپکے سے دوسرے استاد کا سبق یاد کر رہے ہوتے ہیں۔اس طریقے سے استاد کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اوران کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔استاد کی حوصلہ افزائی یہ بھی ہے کہ طلبہ سبق کا مطالعہ کر کے خوب توجہ کے ساتھ سبق سنیں ۔ جہاں سبق سمجھ میں نہ آئے تو انتہائی ادب کے ساتھ اس مقام کو استاد سے پوچھ لیں ۔دوسرے دن کا سبق خوب یاد کرنے کے بعد سنائیں ۔

## مہتمم یا نگراں کی حوصلہ افزائی

ہمارے ہاں عمومی فضا یہ بن چکی ہے کہ اپنے بڑوں کی اچھی باتوں پر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی ۔ان کو دعا دے کر یا ان کا شکریہ ادا کر کے ان کا حوصلہ نہیں بڑھایا جاتا ۔جبکہ اگر ان سے کسی معاملے میں تھوڑی سی کمی کوتاہی ہو جائے تو اس کو بڑی اہمیت سے لیا جاتا ہے اور ہر طرف اس کو بیان کیا جاتا ہے جو کہ ایک نامناسب طریقہ ہے ادارے بڑی جانفشانیوں سے چلتے ہیں ۔ا داروں کو چلانے کے لئے قدم قدم پر تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ایسی صورت میں ہم سب کو یہ کرنا چاہئے کہ اپنے بڑوں کو دعائیں دے کر اچھے القاب سے نواز کر اچھے انداز میں مخاطب کر کے

ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ پیٹھ پیچھے بھی ان کا ذکر خیر کر کے ان کو دعائیں دے کر ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

## دارالاقامہ کے ناظمین سے گذارش

مدارس میں ناظمین حضرات جب طلباء کو جگائیں تو پیارے انداز سے جگائیں۔ دروازے کھٹکھٹانے کے ساتھ پیارے جملے کہتے جائیں مثلاً دین محمد کے سپاہیو اٹھو، اسلام کے شیر و اٹھو، اسلامی نظام کے عاشقو اٹھو، اسامہ بن لادن کے روحانی بیٹو اٹھو، اللہ کے عاشقو اٹھو، محمد عربی ﷺ کے دیوانو اٹھو، صحابہ کے عاشقو اٹھو، اللہ تعالیٰ تمہیں عالم بنائے، اللہ تمہیں اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول کرے۔ یا عربی میں اسطرح کہہ سکتے ہیں۔ ''قُوْمُوْا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ عُلُوْمِکُمْ ، بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ جُهُوْدِکُمْ ، بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ سَعْیِکُمْ''.

## ہدیہ یا خوشی دینے والوں کی حوصلہ افزائی

آج کل عمومی طور پر جہاں اور اچھے کاموں پر حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی اسی طرح بہت سارے لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی ان کو ہدیہ دے یا ان کا کوئی کام کر دے۔ وہ لوگ نہ تو شکریہ و جزاک اللہ کے الفاظ کہتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی اور اچھے و دعائیہ کلمات کہہ کر ہدیہ دینے والے کا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات اگر بعض لوگوں کو کچھ دیا تو وہ اس طرح خاموشی سے وصول کر کے جیب میں ڈال لیتے ہیں۔ جیسے انہوں نے کوئی قرض یا حق وصول کیا ہے۔ یہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ جب ہمیں کوئی ہمارے ساتھ دینی و دنیوی کاموں میں تعاون کرے یا کوئی ہدیہ دے تو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے۔ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ: ترمذی (1955) جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا

آج ہر طرف حوصلہ شکنی کی فضا ہے۔ والدین بچوں کو کچھ عطا کریں، شوہر بیوی کو کچھ عطا کرے، دوست دوستوں کو عطا کرے، بزرگ چھوٹوں کو عطا کریں، غرض کوئی بھی کسی کو کچھ دیتا

ہے تو لینے والا اس کو خاموشی سے لے لیتا ہے اور حوصلہ افزائی کے لئے شکریہ و دعائیہ کلمات نہیں کہتا ۔اس لئے ہمیں چاہئے اگر ہمیں کوئی ہدیہ دے خدمت کرے کسی کے عمل سے کوئی راحت یا خوشی حاصل ہو تو اس کو خوب دعائیں دیں ۔اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں خوشیاں دے، اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں آپ کو عطا کرے ، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی ساری پریشانیاں دور کرے ، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ درجات نصیب فرمائے ، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اس کا بہت بڑا بدلہ نصیب فرمائے ۔اس طرح ''جَزَاکَ اللّٰهُ خَیْراً فِیْ الدَّارِیْنِ'' کہیں۔

## ملازمین کی حوصلہ افزائی

اپنے ماتحت ملازمین کی صفات پر نظر رکھیں ۔ان کے اچھے کاموں پر ان کی حوصلہ افزائی کریں ۔ان کی چھوٹی چھوٹی کمی کوتاہیوں سے صرف نظر کرتے رہیں ۔بعض اوقات بعض ملازمین اچھا کام کرتے ہیں ۔عموی طور پر ان کی کارکردگی بہت اچھی ہوتی ہے ۔لیکن بعض اوقات دانستہ یا نادانستہ طور پر وہ کوئی ایسا کام یا بات کرتے ہیں یا کسی چیز میں کوتاہی برتتے ہیں جس سے بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے یا بہت بڑا نقصان ہو جاتا ہے یا نقصان کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں عام طور پر اداروں کے بڑے اور نگران فوری طور پر ایسے ملازمین کو فارغ کر دیتے ہیں اور اس کی قربانیوں سے صرف نظر کر دیتے ہیں یہ انتہائی نامناسب طریقہ ہے ۔

اس سے اداروں کا بہت بڑا نقصان ہوتا ہے ۔وہ لوگ جو کام کو سمجھ چکے تھے ان کو کسی ایک کوتاہی جو بعض اوقات بڑی بھی ہوتی ہے اس کی وجہ سے فارغ کر دیا ۔اس کی جگہ جب نئے ساتھی رکھے جاتے ہیں تو وہ اس سے بڑھ کر کوتاہیاں کرتے ہیں اس لئے اداروں اور تنظیموں کے بڑوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مجموعی صفات پر نظر رکھیں ۔ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہیں ۔اگر ان سے کوئی کمی کوتاہی ہو جائے تو محبت و پیار سے تنبیہ بھی ضرور کر دیں ۔لیکن حتی الامکان انہیں فارغ نہ کریں ۔

آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھیں ۔آپ ﷺ نے فتح مکہ کی تیاری شروع فرما

دی ہے۔ایک صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے مکہ والوں کواس تیاری کے بارے میں خط لکھ کرایک عورت کے ہاتھ مکہ روانہ کردیا۔آپ ﷺ کووحی کے ذریعے اطلاع مل گئی۔آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تین ساتھیوں کوروانہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ روضہ خاخ میں ایک عورت ملے گی اسکے پاس خط ہوگا وہ لے کرآ جاؤ۔صحابہ کرامؓ بڑی تیزی سے سفر کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچےاورعورت سے خط لے کرآپ ﷺ کے پاس تشریف لائے۔

آپ ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کومخاطب کیا اورفرمایا کہ یہ جنگی راز کیوں افشا کیا۔انہوں نے اپنا عذر بتایا کہ مکہ میں باقی سب لوگوں کے رشتہ دار موجود ہیں جوان کے رہ جانے والے عزیز واقارب کی خبر گیری کرتے ہیں۔جبکہ وہاں میرا کوئی بھی نہیں میرے گھر والے تنہا مکہ میں موجود ہیں۔میں نے یہ سوچ کر خط لکھا کہ اس خط کے ذریعے میں مکہ والوں پرایک بڑا احسان کروں گا اوراس کی وجہ سے وہ میرے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کریں گے۔ایسا قطعاً نہیں کہ میں اسلام سے پھر چکا ہوں یا آپ سے کسی قسم کی بدعہدی کا تصور کیا ہو۔

حضرت عمرؓ نے بار باران کے قتل کی اجازت مانگی۔انہوں نے بہت بڑی خیانت کی ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ ان کوقتل کردیا جائے۔لیکن آپ ﷺ نے ان کی سابقہ قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ فرمایا کہ یہ اہل بدر سے ہیں اوراہل بدر کے بارے میں اللہ رب العزت فرما چکے ہیں کہ میں ان کومعاف کر چکا۔

اس لئے ملازمین کی صفات پرنظر رکھنی چاہئے اوران کی کمی کوتاہیوں سے صرف نظر کرنا چاہئے۔جوملازمین اچھا کام کریں ان کواضافی طور پرتنخواہ کے علاوہ تعاون کرتے رہنا چاہئے۔جو ملازمین اپنے کام کے علاوہ اضافی کام بھی سرانجام دیں ان کے لئے اضافی الاؤنس مقرر کرکے ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔

## عزیمت کی راہوں پر چلنے والوں کی حوصلہ افزائی

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا معروف منکر بن جائے گا اور منکر معروف بن جائے گا۔یعنی مطلب یہ ہے کہ اچھے کام برے سمجھیں جائیں گے اور برے کاموں کو اچھا سمجھا جائے گا آج ہر طرف قدم قدم پر اس چیز کی خوب بہتات نظر آتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہوں میں عظیم قربانیاں دینے والے مختلف شعبوں میں جہاد کرنے والے، آج بیوقوف ، دیوانے ، ناسمجھ، حکمت سے خالی، حالات پر نظر نہ رکھنے والے سمجھے جاتے ہیں۔حالانکہ چاہئے تو یہ کہ اس پرفتن دور میں نفسا نفسی کے عالم میں جب کہ ہر طرف اپنی ذات اپنا گھر اپنے بچوں کو اولیت دے دی گئی ہے۔

ایسے دور کے اندر آپ ﷺ کی چھوٹی ہوئی سنتوں کے زندہ کرنے والوں دین کی تبلیغ اور دعوت کے لئے گھروں کے آرام و راحت کے چھوڑنے والوں نا مساعد حالات کے باوجود مدارس چلانے والوں تھوڑی سی تنخواہوں پر گزارہ کر کے مساجد و مدارس آباد کرنے والوں شادی غمی اور دیگر تقریبات میں سنتوں کا احیاء کرنے والوں بالخصوص ظالم حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق کہ کر ڈٹ جانے والوں، باطل وکفار کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جانے والوں، حق سچ کی خاطر زندانوں کو آباد کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کی خوب حوصلہ افزائی کریں۔ان کو دعائیں دیں ان کی استقامت کے لئے دعائیں کریں۔ان کی بیوی بچوں اور خاندان کی فکر کریں نہ یہ کہ مختلف حیلے بہانوں سے ان کو اور ان کے طریقوں کو غلط ثابت کر کے اپنی آخرت برباد کریں۔

## ملازمین کی حوصلہ افزائی

ملازمین اور مختلف شعبوں میں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کریں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعَبْدَالْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ،وَمَنْ كَدَّعَلٰى عِيَالِهِ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ‘‘ کنزالعمال(9199)

ترجمہ حدیث مبارک: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ ہنر والے کو اور جو شخص اپنے اہل وعیال کیلئے محنت ومشقت اٹھائے وہ اللہ کے ہاں ایسے مجاہد کی طرح ہے جو اللہ تبارک وتعالی کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔

'' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ يُحِبُّ اَنْ يَرٰى عَبْدَهٗ تَعِبًا فِىْ طَلَبِ الْحَلَالِ''. کنزالعمال (9200)

ترجمہ : آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ رب العزت اپنے بندے کو کسب حلال میں تھکا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

'' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَمْسٰى كَالاً مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ اَمْسٰى مَغْفُوْرًا لَّهٗ '' کنزالعمال (9214)

ترجمہ : جو شام کرتا ہے اس حال میں کہ تھک جاتا ہے محنت مزدوری کیوجہ سے تو اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

تو ملازمین اور مختلف شعبوں والوں کے پاس بیٹھ جایا کریں اور انہیں مزدوری کے فضائل سنائیں اور تھوڑا کام خود بھی انکے ساتھ کریں اس سے انکی حوصلہ افزائی ہوگی اور انکی مزدوری فوری طور پر دینے کی حتی الامکان کوشش کریں۔

## بیماروں کی حوصلہ افزائی

بیماروں کے پاس جائیں تو انکی حوصلہ افزائی کریں کوئی بات نہیں انشاءاللہ آپ بہت جلد ٹھیک ہوجائیں گے۔ آپ ﷺ بیماروں کی عیادت کرتے تو کہتے۔ ﴿لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ﴾ صحیح ابن حبان (2959). ترجمہ: کوئی بات نہیں انشاءاللہ یہ بیماری طہارت کا باعث بنے گی۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ بیمار کی دعا فرشتوں کی طرح قبول ہوتی ہے۔ بیمار شخص سے کہیں کہ آپ اسوقت دعا کے معاملے میں فرشتوں کی صف میں کھڑے ہیں ہمارے لیے دعا کرواپنے لئے پورے خاندان، پوری امت کے لئے دعا کریں۔اور شکوہ شکایت نہ کریں اللہ تبارک وتعالی نے کتنے

دن صحت کے بھی عطا کیئے اب کچھ دن بیماری کے آ گئے تو پریشان نہ ہونا بلکہ اللہ تبارک وتعالی سے تعلق قائم کرو یہ دن دعا قبول ہونے کے دن ہیں۔

## گھر واپسی پر گھر والوں کی حوصلہ افزائی

دنیا کے مختلف کاموں سے فارغ ہو کر جب واپس گھر پہنچیں تو گھر والوں کی خوب حوصلہ افزائی کریں۔ اپنے گھر والوں اور اپنی اولاد کو وقت دیں۔ وہ سارا دن آپ کی انتظار میں رہتے ہیں۔ اس لئے گھر آ کر تھوڑا سا وقت گھر والوں کے ساتھ بیٹھیں۔ گھر کے مسائل سنیں اور سن کر حتی الامکان حل کرنے کی کوشش کریں۔ بچوں کے ساتھ کچھ وقت گزاریں۔ ان کی خیریت دریافت کریں اور ان سے دینی کاموں کے بارے میں پوچھیں تعلیم کے بارے میں پوچھیں اچھی کیفیت پر ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کو دعائیں دیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق دے تو انہیں نقد یا اشیاء کی صورت میں انعام دے کر حوصلہ افزائی کریں۔ چاہے وہ چھوٹی ہی چیز کیوں نہ ہو۔ اسی طرح جب سفر سے واپس آئیں تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ حسب توفیق ہدیہ لے کر آئیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ جب تم سفر سے گھر واپس آ ؤ تو ہدیہ لے کر آ ؤ چاہے وہ لکڑیوں کا گٹھا ہی کیوں نہ ہو۔ اس لئے کوشش کیا کریں کہ جب سفر سے واپس ہو رہے ہوں تو حسب توفیق بیوی بچوں کے لئے ہدیہ لے کر آئیں۔ اس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوگی اور جو وقت انہوں نے جدائی میں گذارا ہے اس کی تکلیف کا مداوا ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ اپنے گھر والوں کا ماہانہ رقم مقرر کر کے ضرور دیا کریں جو کہ گھر کے خرچے کے علاوہ ہو۔ اور پھر گھر والوں سے اس رقم کے بارے میں نہ پوچھا کریں اس سے گھر والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی اور گھر کے حالات اچھے ہوں گے۔

............☆☆☆............